سوال

(16)گنے اور پونڈے میں زکوٰۃ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

س : (1)گنے اور پونڈے میں زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟ بعض لوگ گنے کو خضروات میں داخل سمجھ کر کہتے ہیں کہ اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اگر گنے میں غلہ جات کی طرح زکوٰۃ فرض ہے تو حدیث : لیس فی الخضراوات صدقة

(1)کی توجیہ اور اس کا صحیح مطلب کیا ہے؟

(2)گنا کبھی شوگر فیکٹریوں کو فروخت کردیا جاتا ہے اور کبھی کسان خود وہی راب اور شکر تیار کرتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ کیوں کر نکالی جائے گی اور اس کا نصاب کیا ہے؟ یعنی نے گنے کی کس قدر پیداوار میں زکوٰۃ ضروری ہوگی؟

(3) نے گنے کئی قسم کے ہوتے ہیں: اگر ایک شخص کے یہاں کئی قسم کے تیار ہوتے ہیں تو کیا وہ سب قسموں کی ملا کر نصاب پورا کرے یا ہر ایک قسم کو الگ الگ نصاب کے برابر ہونا چاہیے؟ بینو توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ج : زمین کی ہر پیداوار جو انسان کے کھانے کے کام آئے (قوت ہو یا ادام) اور ذخیرہ کی جاسکے اور ایک مدت تک باقی رہے سبزیوں ترکاریوں اور پھلوں کی طرح خراب نہ ہوجائے اس میں زکوٰۃ فرض ہے۔

(1) يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِن طَيِّبَـٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ ... ٢٦٧ سورة البقرة

مسلمانو!اپنی حلال کمائیوں اور ان چیزوں سے جن کو ہم نے تمہارے فائدہ کےلئے زمین سے پیدا کیا ہے زکوٰۃ دیا کرو۔

(2)فیما سقت السماء والعیون او کان عشریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر (بخاري ابوداود ترمذی)

(3)لیس فی حب ولا تمر صدقة حتی یبلغ خمسة اوسق (مسلم نسائی)(2)

(3)لیس فی الخضراوات صدقة (ترمذی دار قطنی وغیرہ (3)

آیت اور پہلی حدیث سے معلوم ہواکہ زمین کی تمام پیداوار میں زکوۃ فرض ہے ۔ دوسری حدیث سے معلوم ہواکہ کھجور اورکسی غلہ میں جب تک پانچ وسق نہ ہو زکوۃ فرض نہیں ہے ۔ اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہواکہ زکوۃ ان چیزوں میں ہے جو کیلی ہوں یعنی جو معین پیمانے سے ناپی جاسکیں ۔

تیسری حدیث سے یہ بھی معلوم ہواکہ سبزیوں ترکاریوں پھلوں یعنی ان چیزوں میں زکوۃ نہیں ہے جو ذخیرہ نہ کی جاسکیں اور جلد خراب ہوجائیں ۔

قال الحافظ : وہو دال علی أن الزکوۃ إنما ہی فی مایکال ومما یدخر للاقتیات فی حال الاختیار وہذا قول مالک والشافعی (فتح الباري 3/350

گنے سے مقصود بالذات شکر راب گڑ کا تیار کرنا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ چیزیں انسان کے کھانے کے کام آتی ہیں اور ذخیرہ کی جاتی ہیں ۔ مدت تک خراب نہیں ہوتیں ۔ بعض مقامات میں ناب کر بھی فروخت کی جاتی ہیں اس لئے آیت اور تینوں حدیثوں کی روسے گنے میں بلاشک وشبہ زکوۃ فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک تو بلا ان قیود وشرائط کے زمین کی ہر پیداوار میں زکوۃ فرض ہے اس لئے گنے میں بھی زکوۃ ضروری ہوگی ۔ ویجب فی قصب السکر وقصب الذریرۃ لانہ یطلب بہما نماء الارض فوجد شرط الوجوب فیجب (بدائع)

گنا خضراوات میں داخل نہیں جاسکتیں ۔ جیسے ککڑی خربوزہ تربوز شلجم چقندر آلو بیگن وغیرہ اور ہر قسم کے پھول اور ساگ پات اور امرود انار سیب وغیرہ وغیرہ ۔ خضراوات میں زکوۃ واجب نہ ہونے کی ایک دلیل بھی ہے جس کو ابوالولید الباجی مالکی نے ذکر کیا ہے :

والدلیل علی مانقولہ أن الخضر کانت بالمدینہ فی زمن النبی ﷺ بحیث لایخفی ذلک ولم ینقل أنہ أمر باخراج شئی منہما ولافیہا (منتقی)

(2)گنے کا وہی نصاب ہے جو ارو غلہ جات گیہوں جو دھان مٹر چنے مسور ماش مونگ کا ہے ۔ خود دراب اور گڑ تیار کرنے کی صورت میں اگر گڑ اور راب کی مقدار پانچ وسق یعنی : تین سوصاع (تقریبا ساڑھے اکیس من انگریزی سیر سے) یا اس سے زائد ہو تو زکوۃ میں مجموعی مقدار کا بیسواں حصہ نکالا جائے ۔ کیونکہ گنا بالعموم بغیر آبپاشی کے تیار نہیں ہوتا ۔ شوگر فیکٹریوں کو فروخت کردینے کی صورت میں صحیح اندازہ کرنا چاہئے کہ کس قدر گنے میں کتنا راب اور گڑ تیار ہوتا ہے ؟ اگر کسی کے یہاں پیداوار اس قدر ہوئی ہے کہ زکوۃ میں پانچ وسق یا اس سے زیادہ راب تیار ہوگا گنا فروخت کردینے کی صورت میں اندازہ کئے ہوئے راب کے بیسویں حصہ کی جس قدر قیمت ہو زکوۃ میں نکال دی جائے ۔

(3)گنے کی تمام قسمیں ایک سمجھی جائیں گی جیسے گیہوں کھجور کی مختلف قسمیں ایک شمار کی جاتی ہیں پس سب قسموں کو ملاکر نصاب پورا کیا جائے گا ۔ ہر ایک قسم کا علیحدہ علیحدہ بقدر نصاب ہونا ضروری ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 56

محدث فتویٰ